آل فرعون پر آفات سماویہ (آیات تسعہ) کا اسلامی تعلیمات اور بائبل کی روشنی میں تقابلی جائزہ

A Comparative Analysis of the Natural Disasters (Ayat-e-Tis'ah) on the Pharaohs in the Light of the Islamic Teachings and the Bible

Dr. Atiq Ullah
Lecturer Islamic Studies, SBBU Sheringal, Dir Upper
Email: atiqullah@sbbu.edu.pk
Dr. Zia Ur Rehman
Lecturer Islamic Studies, SBBU Sheringal, Dir Upper
Email: ziaktk@sbbu.edu.pk
Dr. Muhammad Zakariya
Lecturer Islamic Studies, AWKUM University, Mardan
Email: Zaka336@gmail.com

ABSTRACT
When Moses (علیہ السلام) invited Pharaoh and his people to Islam, they did not accept the invitation of Moses (علیہ السلام) and demanded miracles from Moses (علیہ السلام). Moses (علیہ السلام) performed miracles at Pharaoh's demand, but still Pharaoh and his people refused to believe and continued to persecute the Israelites, as a result of which Pharaoh's people faced calamities. These miracles of Musa (علیہ السلام) and these calamities that befell Pharaoh's family have been named in the Qur'an as Ayat-e-Tis'ah. These disasters are mentioned in various interpretations of the Noble Qur'an and in the Bible. Ayat-e-Tis'ah refers to the nine miracles of Moses, out of which seven are coincidental while there is difference in the determination of two miracles. Coincidental miracles refer to the Stick of Musa (علیہ السلام), the Bright Hand, the Storm, the Locusts, the Lice, the Frogs, and the Blood. Now, in the description of these miracles, some things are same in the Islamic teachings and in the Bible while there are differences in some things, which we will discuss in this article.
Keywords: Moses(علیہ السلام), Pharaoh, miracles, natural disasters ,Israelites

جب موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو قبول نہیں کیا اور موسیٰ علیہ السلام سے معجزات کا مطالبہ کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے مطالبے پر معجزات پیش کیے لیکن پھر بھی فرعون اور اس کی قوم نے ایمان لانے سے انکار کیا اور بنی اسرائیل پر ظلم و ستم جاری رکھا جس کے نتیجے میں فرعون کی قوم کو آفات کا سامنا کرنا پڑا۔ موسیٰ علیہ السلام کے ان معجزات اور آل فرعون کو پیش آنے والے ان آفات کو قرآن میں آیات تسعہ کا نام دیا گیا ہے۔ ان آفات کا تذکرہ قرآن کریم کے مختلف تفاسیر اور بائبل میں موجود ہے۔ آیات تسعہ سے مراد موسیٰ علیہ السلام کے نو معجزات ہیں جن میں سے سات اتفاقی ہیں اور دو میں اختلاف ہے۔ اتفاقی معجزات سے مراد

عصا، ید بیضا، طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک اور خون ہیں۔ اب ان معجزات کی تفصیل میں بعض چیزیں اسلامی تعلیمات اور بائبل میں ایک جیسی ہیں اور بعض چیزوں میں اختلاف ہے جس پر ہم اس آرٹیکل میں بحث کریں گے۔

آل فرعون کا تعارف:

فِرْعَوْنُ عَلَمٌ عَلَى كُلِّ مَنْ مَلَكَ مِصْرَ، كَافِرًا مِنَ الْعَمَالِيقِ وَغَيْرِهِمْ، كَمَا أَنَّ قَيْصَرَ عَلَمٌ عَلَى كُلِّ مَنْ مَلَكَ الرُّومَ مَعَ الشَّامِ كَافِرًا، وَكِسْرَى لِكُلِّ مَنْ مَلَكَ الْفُرْسَ، وتُبَّع لِمَنْ مَلَكَ الْيَمَنَ كَافِرًا [وَالنَّجَاشِيُّ لِمَنْ مَلَكَ الْحَبَشَةَ، وَبَطْلَيْمُوسَ لِمَنْ مَلَكَ الْهِنْدَ] وَيُقَالُ: كَانَ اسْمُ فِرْعَوْنَ الَّذِي كَانَ فِي زَمَنِ مُوسَى، عَلَيْهِ السَّلَامُ، الْوَلِيدُ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ الرَّيَّانِ، وَقِيلَ: مُصْعَبُ بْنُ الرَّيَّانِ، أَيًّا مَا كَانَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ، [وَكَانَ مِنْ سُلَالَةِ عِمْلِيقِ بْنِ دَاوُدَ بْنِ إِرَمَ بْنِ سَامِ بْنِ نُوحٍ، وَكُنْيَتُهُ أَبُو مُرَّةَ، وَأَصْلُهُ فَارِسِيٌّ مِنِ استخر][1]

"مصر کے جتنے بادشاہ عمالیق وغیرہ کفار میں سے ہوئے تھے ان سب کو فرعون کہا جاتا تھا جیسے کہ روم کے کافر بادشاہ کو قیصر اور فارس کے کافر بادشاہ کو کسری اور یمن کے کافر بادشاہ کو تبع اور حبشہ کے کافر بادشاہ کو نجاشی اور ہند کے کافر بادشاہ کو بطلیموس۔ اس فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا۔ بعض نے مصعب بن ریان بھی کہا ہے۔ عملیق بن اود بن ارم بن سام بن نوح کی اولاد میں سے تھا اس کی کنیت ابو مرہ تھی۔ اصل میں اصطخر کے فارسیوں کی نسل میں تھا اللہ کی پھٹکار اور لعنت اس پر نازل ہو"

آل: یہ اہل کا مرادف ہے اور ال فرعون سے مراد فرعون کی قبطی قوم ہے۔ آل اور اہل میں فرق صرف اس قدر ہے کہ اہل کا استعمال عام ہے اور آل صرف خصوصیت اور اہمیت رکھنے والوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔[2]

آیات تسعہ کا تعارف:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آیات تسعہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔ آیات تسعہ کا تذکرہ بائبل میں بھی موجود ہے۔ چونکہ بائبل تحریف سے محفوظ نہیں، اس لیے آیات تسعہ میں بھی کمی بیشی پائی جاتی ہے۔ اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ آیات تسعہ کے بارے میں اسلامی تعلیمات اور بائبل کا تقابلی جائزہ لیا جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَاسْأَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُمْ فَقَالَ لَهُ فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا مُوسَىٰ مَسْحُورًا ﴿﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا أَنزَلَ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بَصَائِرَ وَإِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا فِرْعَوْنُ مَثْبُورًا ﴿﴾ فَأَرَادَ أَن يَسْتَفِزَّهُم مِّنَ الْأَرْضِ فَأَغْرَقْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ جَمِيعًا ﴿﴾[3]

"اور ہم نے موسیٰ کو نو کھلی کھلی نشانیاں دی تھیں۔ اب بنو اسرائیل سے پوچھ لو کہ جب وہ ان لوگوں کے پاس گئے تو فرعون نے ان سے کہا کہ: اے موسیٰ! تمہارے بارے میں میرا تو خیال یہ ہے کہ کسی نے تم پر جادو کر دیا ہے۔ موسیٰ نے کہا: تمہیں خوب معلوم ہے کہ یہ ساری نشانیاں کسی اور نے نہیں، آسمانوں اور زمین کے پروردگار نے بصیرت پیدا کرنے کے لیے

نازل کی ہیں۔ اور اے فرعون! تمہارے بارے میں میرا گمان یہ ہے کہ تمہاری بربادی آنے والی ہے۔ پھر فرعون نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ان سب (بنو اسرائیل) کو اس سرزمین سے اکھاڑ پھینکے، لیکن ہم نے اسے اور جتنے لوگ اس کے ساتھ تھے، ان سب کو غرق کر دیا۔"

تعیین معجزات میں علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ تفسیر مظہری نے مختلف اقوال کچھ یوں بیان کیے ہیں۔

قال ابن عباس والضحاك هی العصا- واليد البيضاء- والعقدة الّتي كانت بلسانه فحلّها- وفلق البحر- والطوفان- والجراد- والقمّل- والضفادع- والدم- وقال عكرمة ومجاهد وعطاء هی الطوفان- والجراد- والقمل- والضفادع- والدم والعصا- واليد- والسنون- ونقص الثمرات- قال وكان رجل منهم مع اهله فی فراشه وقد صارا حجرين والمرأة منهم قائمة تختبز فصارت حجرا- وذكر محمّد ابن كعب القرظي الطمس وانفلاق البحر ونتق الطور على بنى إسرائيل[4]

"حضرت ابن عباس (رض) اور ضحاک کے نزدیک نو معجزات یہ تھے عصا' ید بیضا' وزبان کی گرہ کھل جانا' سمندر کا لاٹھی کی ضرب سے پھٹ جانا' طوفان' ٹڈیاں، جوئیں' مینڈک' خون۔ عکرمہ' مجاہد اور عطاء کے نزدیک نو معجزات یہ تھے طوفان' ٹڈیاں' جوئیں' مینڈک' خون' عصا' ید بیضا' قحط' پھلوں کی کمی۔ قبطیوں میں سے ایک شخص اپنی بی بی کے ساتھ ایک بستر پر سو رہا تھا (شاید حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی بد دعا سے) دونوں پتھر بن گئے۔ ایک عورت کھڑی روٹی پکا رہی تھی (شاید حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی شان میں گستاخی کرنے سے) وہ بھی پتھر کی ہو گئی۔ محمد بن کعب قرظی نے طمس (صورتوں کو بدل دینا یا بگاڑ دینا) اور سمندر کو پھاڑنے اور طور کے سروں پر معلق ہو جانے کو بھی تسع آیات میں شمار کیا ہے۔"

ان معجزات میں سے عصا، ید بیضا، طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک اور خون اتفاقی ہیں۔ باقی دو معجزات ابن عباسؓ کے نزدیک زبان کی گرہ کا کھل جانا اور سمندر کا لاٹھی کی ضرب سے پھٹ جانا ہے۔

سنن الترمذی میں اس آیت کی تشریح کچھ اس طرح ہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ، أَنَّ يَهُودِيَّيْنِ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ نَسْأَلُهُ، فَقَالَ: لَا تَقُلْ لَهُ نَبِيٌّ فَإِنَّهُ إِنْ سَمِعَهَا تَقُولُ نَبِيٌّ كَانَتْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ، فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ {وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ} [الإسراء: 101] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَسْحَرُوا، وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى سُلْطَانٍ فَيَقْتُلَهُ، وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا، وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصَنَةً، وَلَا تَفِرُّوا مِنَ الزَّحْفِ، – شَكَّ شُعْبَةُ –، وَعَلَيْكُمُ اليَهُودَ خَاصَّةً أَلَّا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ» فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا: نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ، قَالَ: «فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تُسْلِمَا» ؟ قَالَا: إِنَّ دَاوُدَ دَعَا اللَّهَ، أَنْ لَا يَزَالَ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ، وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ أَسْلَمْنَا أَنْ تَقْتُلَنَا اليَهُودُ: «هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ»[5]

"صفوان بن عسال (رض) سے روایت ہے کہ دو یہودیوں نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ان نو معجزوں کی تفصیل پوچھی جن کا ذکر اس آیت میں ہے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا شرک نہ کرنا چوری نہ کرنا بدکاری نہ کرنا قتل بے جانہ کرنا جادو نہ کرنا سود نہ کھانا بادشاہ وقت سے چغلی نہ کھانا پارسا عورتوں پر بدکاری کا بہتان نہ لگانا دین کی لڑائی سے نہ بھاگنا یہ جواب سن کر ان یہودیوں نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دیا اور کہا کہ ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام لانے سے تمھیں کون سی چیز منع کرتی ہے تو انھوں نے کہا کہ داود ؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ نبی رہیں اور ہم اپنی قوم کے لوگوں سے ڈرتے ہیں کہ اگر ہم نے اسلام قبول کر لیا تو وہ ہم کو مار ڈالیں گے۔"

حافظ ابن کثیرؒ اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں۔

وَهُوَ حَدِيثٌ مُشْكَلٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ فِي حِفْظِهِ شَيْءٌ، وَقَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ، وَلَعَلَّهُ اشْتَبَهَ عَلَيْهِ التِّسْعُ الْآيَاتُ بِالْعَشْرِ الْكَلِمَاتِ، فَإِنَّهَا، وَصَايَا فِي التَّوْرَاةِ لَا تَعَلُّقَ لَهَا بِقِيَامِ الحجة على فرعون، والله أعلم. وَلِهَذَا قَالَ مُوسَى لِفِرْعَوْنَ: (لَقَدْ عَلِمْتَ مَا أَنزلَ هَؤُلاءِ إِلا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالأرْضِ بَصَائِرَ) أَيْ: حُجَجًا وَأَدِلَّةً عَلَى صِدْقِ مَا جِئْتُكَ به (وَإِنِّي لأظُنُّكَ يَا فِرْعَوْنُ مَثْبُورًا) أَيْ: هَالِكًا.[6]

"لیکن یہ ذرا مشکل کام اس لئے کہ اس کے راوی عبداللہ بن سلمہ کے حافظ میں قدرے قصور ہے اور ان پر جرح بھی ہے ممکن ہے نو کلمات کا شبہ نو آیات سے انہیں ہو گیا ہو اس لئے کہ یہ توراۃ کے احکام ہیں فرعون پر حجت قائم کرنے والی یہ چیزیں نہیں۔ واللہ اعلم۔ اسی لئے فرعون سے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے فرعون یہ تو تجھے بھی معلوم ہے کہ یہ سب معجزے سچے ہیں اور ان میں سے ایک ایک میری سچائی کی جیتی جاگتی دلیل ہے میرا خیال ہے کہ تو ہلاک ہونا چاہتا ہے اللہ کی لعنت تجھ پر اتراہی چاہتی ہم تو مغلوب ہو گا اور تباہی کو پہنچے گا۔"

عصا اور ید بیضاء:

ان معجزات میں سے عصا اور ید بیضاء کا ذکر سورۃ الاعراف، سورۃ طٰہٰ، سورۃ الشعراء وغیرہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿﴾ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ [7]

"اس نے اپنی لاٹھی پھینکی تو اچانک وہ ایک واضح اژدہا تھا۔ اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو اچانک وہ دیکھنے والوں کے لیے چمکنے والا سفید تھا۔"

تفسیر مظہری میں اس کی تشریح کچھ اس طرح ہے۔

ثم قال فرعون هل معك اخرى قال نعم. وَنَزَعَ يَدَهُ من تحت جيبه بعد ما أدخلها فيه فَإِذا هِيَ بَيْضاءُ لِلنَّاظِرِينَ بياضا عجيبا خارجا عن العادة لها شعاع غلب نور الشمس يعجب الناظرين لحسن منظره ثم أدخلها في جيبه فصارت أدما كما كانت.[8]

"پھر فرعون نے کہا کیا تیرے پاس کوئی اور معجزہ بھی ہے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایاہاں۔ اور گریبان کے اندر ہاتھ ڈال کر باہر نکالا۔ تو وہ ہاتھ بالکل گورا تھا جس کی سفیدی غیر معمولی تھی اس کی شعاعیں چکا چوند پیدا کر رہی تھیں اور سورج کی کرنوں سے تیز تھیں لیکن ناگوار نہ تھیں، دیکھنے والوں کے لئے جاذب نظر تھیں۔ پھر حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے گریبان کے اندر رہاتھ ڈال لیاتوہاتھ جیسا تھاویساہی ہو گیا۔"

تفسیر ابن کثیر میں اس کی تشریح کچھ یوں ہے۔

{فَأَلْقَى عَصَاهُ} فَتَحَوَّلَتْ حَيَّةً عَظِيمَةً فَاغِرَةً فَاهَا، مُسْرِعَةً إِلَى فِرْعَوْنَ، فَلَمَّا رَآهَا فِرْعَوْنُ أَنَّهَا قَاصِدَةٌ إِلَيْهِ، اقْتَحَمَ عَنْ سَرِيرِهِ، وَاسْتَغَاثَ بِمُوسَى أَنْ يَكُفَّهَا [عَنْهُ]. تَحَوَّلَتْ حَيَّةً عَظِيمَةً فَاتِحَةً فَاهَا، وَاضِعَةً لَحْيِهَا، الْأَسْفَلَ فِي الْأَرْضِ، وَالْآخَرَ عَلَى سُورِ الْقَصْرِ، ثُمَّ تَوَجَّهَتْ نَحْوَ فِرْعَوْنَ لِتَأْخُذَهُ. فَلَمَّا رَآهَا ذُعِرَ مِنْهَا، وَوَثَبَ وَأَحْدَثَ، وَلَمْ يَكُنْ يُحْدِث قَبْلَ ذَلِكَ، وَصَاحَ: يَا مُوسَى، خُذْهَا وَأَنَا أُومِنُ بِكَ، وَأُرْسِلُ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ. فَأَخَذَهَا مُوسَى، عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَعَادَتْ عَصًا.

وَقَالَ وَهْب بْنُ مُنَبِّه: لَمَّا دَخَلَ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ، قَالَ لَهُ فِرْعَوْنُ: أَعْرِفُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: {أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا} [الشُّعَرَاءِ:18] ؟ قَالَ: فَرَدَّ إِلَيْهِ مُوسَى الَّذِي رَدَّ، فَقَالَ فِرْعَوْنُ: خُذُوهُ، فَبَادَرَهُ مُوسَى {فَأَلْقَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ} فَحَمَلَتْ عَلَى النَّاسِ فَانْهَزَمُوا مِنْهَا، فَمَاتَ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا، قَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَقَامَ فِرْعَوْنُ مُنْهَزِمًا حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ.رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ، وَالْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي كِتَابِهِ "الزُّهْدِ"، وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ. وَفِيهِ غَرَابَةٌ فِي سِيَاقِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

وَقَوْلُهُ: {وَنزعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ} أَيْ: نَزَعَ يَدَهُ: أَخْرَجَهَا مِنْ دِرْعِهِ بَعْدَ مَا أَدْخَلَهَا فِيهِ فَخَرَجَتْ بَيْضَاءُ تَتَلَأْلَأُ مِنْ غَيْرِ بَرَص وَلَا مَرَضٍ، كَمَا قَالَ تَعَالَى: {وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ} [النَّمْلِ:12]

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي حَدِيثِ الْفُتُونِ: [أَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ جَيْبِهِ فَرَآهَا بَيْضَاءَ] {مِنْ غَيْرِ سُوءٍ} يَعْنِي: مِنْ غَيْرِ بَرَصٍ، ثُمَّ أَعَادَهَا إِلَى كُمِّهِ، فَعَادَتْ إِلَى لَوْنِهَا الْأَوَّلِ. وَكَذَا قَالَ مُجَاهِدٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ.[9]

"آپ نے (فرعون کی اس طلب پر) اپنے ہاتھ کی لکڑی زمین پر ڈال دی جو بہت بڑا سانپ بن گئی اور منہ پھاڑے فرعون کی طرف لپکی، وہ مارے خوف کے تخت پر سے کود گیا اور فریاد کرنے لگا کہ موسیٰ اللہ کے لئے اسے روک، اس نے اس قدر اپنا منہ کھولا تھا کہ نیچے کا جبڑا توزمین پر تھا اور اوپر کا جبڑا محل کی بلندی پر۔ خوف کے مارے فرعون کی ہوا نکل گئی اور چیخنے لگا کہ موسیٰ اسے روک لے، میں ایمان لاتاہوں اور اقرار کرتاہوں کہ بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ کر دونگا۔ حضرت موسیٰ نے

اسی وقت اس پر ہاتھ رکھا اور اسی وقت لکڑی جیسی لکڑی بن گیا۔ حضرت وہب فرماتے ہیں جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) فرعون پر داخل ہوا تو فرعون کہنے لگا میں تجھے پہچانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یقیناً اس نے کہا تو نے بچپن ہمارے گھر کے ٹکڑوں پر ہی تو گذارا ہے۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے اس کا جواب دیا تو فرعون نے کہا اسے گرفتار کر لو۔ آپ نے جھٹ سے اپنی لکڑی زمین پر ڈال دی جس نے سانپ بن کر ان پر حملہ کر دیا اس بدحواسی میں ایک دوسرے کو کچلتے اور قتل کرتے ہوئے وہ سب کے سب بھاگے چنانچہ پچیس ہزار آدمی اسی ہنگامے میں ایک دوسرے کے ہاتھوں مارے گئے اور فرعون سیدھا اپنے گھر میں گھس گیا لیکن اس واقعہ کے بیان کی سند میں غرابت ہے واللہ اعلم۔ اسی طرح دوسرا معجزہ آپ نے یہ ظاہر کیا کہ اپنا ہاتھ اپنی چادر میں ڈال کر نکالا تو بغیر اس کے کہ کوئی روگ یا برص یا داغ ہو وہ سفید چمکتا ہوا بن کر نکل آیا جسے ہر ایک نے دیکھا پھر ہاتھ اندر کیا تو جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔"

سورۃ طٰہٰ میں اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ﴿﴾ قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ﴿﴾ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ﴿﴾ [10]

"اے موسیٰ یہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ موسیٰ نے جواب دیا یہ میری لاٹھی ہے اس پر ٹیک لگاتا ہوں اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں۔ اس سے اور بھی کام لیتا ہوں۔ فرمایا اے موسیٰ اسے پھینک دے۔ اس نے پھینک دیا اور یکایک عصا ایک سانپ بن کر دوڑنے لگا۔ فرمایا اسے پکڑ لے اور ڈرنا نہیں ہم اسے پہلے کی طرح عصا بنا دیں گے۔ اور اب اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دبا کر نکال وہ کسی بغیر تکلیف چمکتا ہوا نکلے گا یہ دوسری نشانی ہے۔ ہم آپ کو اپنی بڑی نشانیاں دکھانے والے ہیں۔ اب سرکش فرعون کے پاس جا۔"

بائبل سے تقابل:

بائبل میں اس کے بارے میں کچھ اس طرح مذکور ہے۔

"اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ اُس نے کہا لاٹھی۔ پھر اُس نے کہا کہ اِسے زمین پر ڈال دے اُس نے اُسے زمین پر ڈالا اور وہ سانپ بن گئی اور موسیٰ اُس کے سامنے سے بھاگا۔ تب خداوند نے موسیٰ سے کہا ہاتھ بڑھا کر اُس کی دم پکڑ لے (اُس نے ہاتھ بڑھایا اور اُسے پکڑ لیا۔ وہ اُس کے ہاتھ میں لاٹھی بن گیا)۔ تاکہ وہ یقین کریں کہ خداوند اُن کے باپ دادا کا خدا ابرہام کا خدا اور یعقوب کا خدا تُجھ کو دِکھائی دِیا۔ پھر خداوند نے اُسے یہ بھی کہا کہ تُو اپنا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھ کر ڈھانک لے۔ اُس نے اپنا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھ کر ڈھانک لیا اور جب اُس نے اُسے نکال کر دِیکھا تو اُس کا ہاتھ کوڑھ سے برف کی مانند سفید تھا۔ اُس نے کہا کہ تُو اپنا ہاتھ پھر اپنے سینہ پر رکھ کر ڈھانک لے (اُس نے پھر اُسے سینہ پر رکھ کر ڈھانک لیا۔ جب اُس نے اُسے باہر نکال کر دِکھا تو وہ پھر اُسے باقی جسم کی مانند ہو گیا)۔ [11]

بائبل اور قرآن کا یہ حصہ تقریباً ایک جیسا ہے۔ فرق یہ ہے کہ قرآن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کی تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے جبکہ بائبل میں ہاتھ کا تعین نہیں ہے۔ قرآن کے مطابق موسیٰ علیہ السلام نے تفصیلی جواب دیا کہ یہ میری لاٹھی ہے۔ اس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور اس کے ذریعے میں مویشیوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لیے دوسرے فوائد بھی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام پسند آیا اور انھوں نے بات لمبی کرنی کی کوشش کی۔ بائبل میں یہ تفصیل مذکور نہیں۔ بائبل کے مطابق اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو سانپ کی دم پکڑنے کا کہا، جب کہ قرآن میں دم کا ذکر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے مطلقاً سانپ پکڑنے کے بارے میں موسیٰ علیہ السلام کو کہا۔

بائبل کتاب الخروج کے ساتویں باب میں کچھ اس طرح مذکور ہے۔

"کہ جب فرعون تُم کو کہے کہ اپنا معجزہ دکھاؤ تو ہارون سے کہنا کہ اپنی لاٹھی کو لے کر فرعون کہ سامنے ڈال دے تا کہ وہ سانپ بن جائے۔"[12]

بائبل کے مطابق جب فرعون موسیٰ علیہ السلام سے معجزہ کا مطالبہ کرتا ہے تو موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو کہتا ہے کہ لاٹھی لاکر فرعون کے سامنے ڈال دے جبکہ قرآن کے مطابق یہ لاٹھی موسیٰ علیہ السلام کے پاس ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم مندرجہ ذیل آیات سے واضح ہے۔

وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ [13]

"اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے کہا اپنی لاٹھی پتھر پر مارو" چنانچہ اس (پتھر) سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ہر ایک قبیلے نے اپنے پانی لینے کی جگہ معلوم کرلی (ہم نے کہا) اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ، اور زمین میں فساد مچاتے مت پھرنا۔"

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ [14]

"اور ہم نے موسیٰ کو وحی کے ذریعے حکم دیا کہ تم اپنی لاٹھی ڈال دو۔ بس پھر کیا تھا، اس نے دیکھتے ہی دیکھتے وہ ساری چیزیں نگلنی شروع کردیں جو انہوں نے جھوٹ موٹ بنائی تھیں۔"

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ [15]

"چنانچہ ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی سمندر پر مارو۔ بس پھر سمندر پھٹ گیا، اور ہر حصہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح کھڑا ہوگیا۔"

ان آیات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آنے کے بعد ہی معجزہ دکھاتے تھے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ملنے کے بعد معجزہ پیش کرتا ہے۔

قرآنی آیت میں مذکور پانچ آفتیں:

دوسرے معجزات کے بارے میں قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ [16]

"چنانچہ ہم نے ان پر طوفان، ٹڈیوں، گھن کے کیڑوں، مینڈکوں اور خون کی بلائیں چھوڑیں، جو سب علیحدہ علیحدہ نشانیاں تھیں۔پھر بھی انہوں نے تکبر کا مظاہرہ کیا، اور وہ بڑے مجرم لوگ تھے۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پانچ عذابوں کا ذکر کیا۔بائبل میں ہر ایک عذاب کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ ہے۔

خون کی آفت:

بائبل میں خون کی آفت کے بارے میں کچھ اس طرح مذکور ہے۔

"پس خداوند یُوں فرماتا ہے کہ تُو اسی سے جان لیگا کہ میں خداوند ہوں۔دیکھ میَں اپنے ہاتھ کی لاٹھی کو دریا کہ پانی پر مارونگا اور وہ خون ہو جائیگا۔ اور جو مچھلیاں دریا میں ہیں مر جائینگی اور دریا سے تعفن اُٹھیگا اور مصریوں کو دریا کا پانی پینے سے کراہیت ہوگی۔ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ ہارون سے کہہ اپنی لاٹھی لے اور مصر میں جتنا پانی ہے یعنی دریاؤں اور نہروں اور جھیلوں اور تالابوں پر اپنا ہاتھ بڑھا تا کہ وہ کُون بن جائیں اور سارے مُلک مصر میں پتھر اور لکڑی کے برتنوں میں بھی خُون ہی خُون ہو گا۔ اور موسیٰ اور ہارون نے خداوند کے حکم کے مُطابق کیا۔اُس نے لاٹھی اُٹھا کر اُسے فرعون اور اُس کے خادموں کے سامنے دریا کے پانی پر مارا اور دریا کا پانی سب خُون ہو گیا۔ اور دریا کی مچھلیاں مر گئیں اور دریا سے تعفن اُٹھنے لگا اور مصری دریا کا پانی پی نہ سکے اور تمام مُلک مصر میں خُون ہی خُون ہو گیا۔ تب مصر کے جادُوگروں نے بھی اپنے جادُو سے ایسا ہی کیا پر فرعون کا دل سخت ہو گیا اور جیسا خداوند نے کہہ دیا تھا اُس نے اُن کی نہ سُنی۔ اور فرعون لَوٹکر اپنے گھر چلا گیا اور اُسکے دل پر کُچھ اثر نہ ہوا۔

اور سب مصریوں نے دریا کے آس پاس پینے کے پانی کے لئے کُوئیں کھودڈالے کیونکہ وہ دریا کا پانی نہیں پی سکتے تھے۔اور جب سے خداوند نے دریا کو مارا اُسکے بعد سات دن گُزرے۔" [17]

تفسیری روایات اور بائبل میں تقابل:

یہاں پر بائبل میں خون کے عذاب کا ذکر ہے۔ قرآن میں اس کی تفصیل مذکور نہیں جبکہ تفسیری روایات میں اس کی تفصیل ملتی ہے جو بائبل سے مختلف ہے۔ تفسیر الدر المنثور میں اس کی تشریح کچھ اس طرح ہے۔

عَن ابْن عَبَّاس قَالَ: أرسل الله على قوم فِرْعَوْن الطوفان – وَهُوَ الْمَطَر – فَقَالُوا: يَا مُوسَى ادْع لنا رَبك يكْشف عَنَّا الْمَطَر فنؤمن لَك وَنُرْسِل مَعَك بني إِسْرَائِيل فَدَعَا ربه فكشف عَنْهُم فأنبت الله لَهُم فِي تِلْكَ السّنة شَيْئا لم ينبته قبل ذَلِك من الزَّرْع والكلأ فَقَالُوا: هَذَا مَا كُنَّا نتمنى فَأرْسل الله عَلَيْهِم الْجَرَاد فَسَلَّطَهُ عَلَيْهِم فَلَمَّا رَأَوْهُ عرفُوا أَنه لَا يبقي الزَّرْع قَالُوا مثل ذَلِك فَدَعَا ربه فكشف عَنْهُم الْجَرَاد فداسوه وأحرزوه فِي الْبيُوت فَقَالُوا: قد أحرزنا فَأرْسل الله عَلَيْهِم الْقمل: وَهُوَ السوس الَّذِي يخرج من الْحِنْطَة فَكَانَ الرجل يخرج بِالْحِنْطَةِ عشرَة أجربة إِلَى الرحا فَلَا يرد مِنْهَا بِثَلَاثَة أقفزة فَقَالُوا مثل ذَلِك فكشف عَنْهُم فَأَبَوا أَن يرسلوا مَعَه بني إِسْرَائِيل فَبينا مُوسَى عِنْد فِرْعَوْن إِذْ سمع نقيق ضفدع من نهر فَقَالَ: يَا فِرْعَوْن مَا تلقى أَنْت وقومك من هَذَا الضفدع فَقَالَ: وَمَا عَسى أَن يكون عِنْد هَذَا الضفدع فَمَا أمسوا حَتَّى كَانَ الرجل يجلس إِلَى ذقنه فِي الضفادع وَمَا مِنْهُم من أحد يتَكَلَّم إِلَّا وثب ضفدع فِي فِيهِ وَمَا من شَيْء من آنيتهم إِلَّا وَهِي ممتلئة من الضفادع فَقَالُوا مثل ذَلِك فكشف عَنْهُم فَلم يفوا فَأرْسل الله عَلَيْهِم الدَّم فَصَارَت أنهارهم دَمًا وَصَارَت آبارهم دَمًا فشكوا إِلَى فِرْعَوْن ذَلِك فَقَالَ: وَيحكم قد سحركم فَقَالُوا: لَيْسَ نجد من مائنا شَيْئا فِي اناء وَلَا بِئْر وَلَا نهر إِلَّا ونجده طعم الدَّم العبيط فَقَالَ فِرْعَوْن: يَا مُوسَى ادْع لنا رَبك يكْشف عَنْهُم الدَّم[18]

"ابن عباس (رض) سے روایت ہے کہ انہوں نے لفظ آیت "فارسلنا علیہم الطوفان" کے بارے میں فرمایا کہ وہ بارش تھی یہاں تک کہ وہ ہلاکت کا خوف کرنے لگے۔ موسیٰ کے پاس آئے اور کہا اے موسیٰ اپنے رب سے ہمارے لئے دعا فرمایئے کہ ہم سے اس بارش کو ہٹادے تو ہم تجھ پر ایمان لائیں گے۔ اور تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دیں گے۔ انہوں نے اپنے رب سے دعا فرمائی تو ان سے بارش ہٹ گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی کھیتیوں کا اگایا اور ان کے شہروں کو سرسبز کردیا کہنے لگے ہم نہیں پسند کرتے کہ بارش نہ ہو اور ہم اپنے معبودوں کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے اور تجھ پر ایمان نہ لائیں گے۔ اور ہم ہرگز تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو نہ بھیجیں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ٹڈی کو بھیج دیا تو اسنے ان کی کھیتیوں کو اور ان کے پھلوں کو بڑی تیزی سے خراب کرنا شروع کردیا۔ کہنے لگے: اے موسیٰ اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کیجئے کہ ہم سے ٹڈی کو ہٹادے ہم عنقریب تجھ پر ایمان لے آئیں گے۔ اور تیرے لئے بنی اسرائیل کو بھی بھیج دیں گے موسیٰ نے اپنے رب سے دعا فرمائی تو ان سے ٹڈی ہٹ گئی اور ان کی فصلوں اور دیگر حاجات زندگی میں سے کچھ باقی تگا۔ کہنے لگے ہمارے لئے اتنا (مال) بچ گیا ہے جو ہم کو کافی ہوگا ہم ہرگز تجھ پر ایمان نہیں لاتے اور ہم ہرگز تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو نہ بھیجیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر چیچڑی کو بھیج دیا وہ چیچڑی اس میں داخل ہوگئی جو ٹڈی نے چھوڑا تھا۔ اب گھبرائے اور ہلاکت سے ڈرے تو کہنے لگے اے موسیٰ اپنے رب سے ہمارے لئے دعا فرمایئے کہ ہم سے اس چیچڑی کو دور کردے۔ عنقریب ہم تیرے لئے ایمان لائیں گے۔ اور ہم تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھی بھیج دیں گے آپ نے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے نجات دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر مینڈکوں کو بھی دیا۔ ان کے گھر اس سے بھر گئے اس سے ان کو شدید تکلیف پہنچی اس طرح کبھی ایسی تکلیف نہ پہنچی تھی ان کی ہانڈیوں میں مینڈک کود جاتے تھے اور ان کے کھانے کو خراب کردیتے

تھے اور ان کی آگ کو بجھا دیتے تھے۔ کہنے لگے موسیٰ اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کرو کہ ہم سے مینڈکوں کو دور کر دے ہم کو ان سے بہت تکلیف اور مصیبت پہنچتی ہے ہم عنقریب تجھ پر ایمان لائیں گے اور تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھی بھیج دیں گے موسیٰ نے اپنے رب سے دعا فرمائی تو ان سے مینڈک دور ہو گئے۔ کہنے لگے ہم تجھ پر ایمان نہیں لائے نہ ہم تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر خون کو بھیج دیا اور ان کی نہریں اور کنویں خون سے بھر گئے تو انھوں نے فرعون سے اس کی شکایت کی تو فرعون نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے تم پر جادو کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہماری نہروں، کنوؤں اور برتنوں میں جو بھی پانی ہوتا ہے تو اس میں خون ہی خون ہوتا ہے تو ہم کیا کرے۔ تب فرعون نے کہا: اے موسیٰ! اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ان سے خون دور کر دے۔"

بائبل کے مطابق دریا کی مچھلیاں مر جائیں گی اور دریا میں بدبو پیدا ہوگا جبکہ اسلامی تعلیمات میں اس کا کچھ ذکر نہیں۔ بائبل کے مطابق جادوگروں نے بھی اس طرح خون بنایا جبکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق موسیٰؑ اور جادوگروں کا مقابلہ صرف ایک مرتبہ پیش آیا اور جادوگروں نے اسلام قبول کر لیا۔ بائبل کے مطابق جب دریا کا پانی خون بن گیا تو انھوں نے اپنے لیے کوئیں کھود ڈالے جب کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق کنوؤں میں بھی خون بھر گیا تھا۔ بائبل کے مطابق انھوں نے اپنے لیے متبادل انتظام کیا جبکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی اور موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور موسیٰ علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے ان سے خون کا عذاب ٹل گیا۔

مینڈکوں کی آفت:

اس کے بعد بائبل میں مینڈکوں کے عذاب کا تذکرہ کچھ یوں ہے۔

پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ فِرعون کے پاس جا اور اُس سے کہہ خداوند یُوں فرماتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تا کہ وہ میری عبادت کریں۔ اور اگر تُو اُن کو جانے نہ دے گا تو دیکھ میں تیرے مُلک کو مینڈکوں سے مارُونگا۔ اور دریا بے شمار مینڈکوں سے بھر جائے گا اور وہ آکر تیرے گھر میں اور تیری آرام گاہ میں اور تیرے پلنگ پر اور تیرے ملازموں کے گھروں میں اور تیری رعیت پر اور تیرے تنوروں اور آٹا گوندھنے کے لگنوں میں گھستے پھرینگے۔ اور تُجھ پر اور تیری رعیت اور تیرے نوکروں پر چڑھ جائینگے۔ [19]

تفسیر مظہری میں اس کی تفسیر کچھ اس طرح ہے۔

فدعا موسى عليهم بعد ما أقاموا شهرا فى عافية فارسل الله عليهم الضفادع فامتلأت منها بيوتهم وأفنيتهم وأطعمتهم وآنيتهم فلا يكشف أحد اناء ولا طعاما الا وجد فيه الضفادع وكان الرجل يجلس فى الضفادع الى ذقنه ويهم ان يتكلم فيثب الضفدع فى فيه وكانت تثبت فى قدورهم فيفسد عليهم طعامهم ويطفئ نيرانهم وكان أحدهم يضطجع فيركبه الضفادع فتكون عليه ركاما حتى ما يستطيع ان ينصرف الى شقه الاخر ويفتح فاه لأكله فيسبق

الضفادع أكلته الى فيه ولا يعجن عجينا الا تشدخت فيه ولا يفتح قدرا الا امتلأت ضفادع فلقوا منها أذى شديدا وروى عكرمة عن ابن عباس قال كانت الضفادع برية فلما أرسلها الله على ال فرعون سمعت واطاعت تقذف نفسها فى القدر وهى تغلى وفى التنانير وهى تفور فاثابها لحسن طاعتها يرد الماء فلما رأوا ذلك بكوا وشكوا الى موسى وقالوا هذه المرة نتوب ولا نعود تأخذ عهودهم ومواثيقهم ثم دعا ربه فكشف عنهم الضفادع بعد ما أقاموا سبعا من السبت الى السبت فاقاموا شهرا فى عافية[20]

”حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے پھر بد دعا کی اور اللہ نے مینڈکیوں کا عذاب بھیجا تمام گھر آنگن میدان 'کھانے 'برتن' مینڈکوں سے بھر گئے ہر کھانے اور ہر برتن میں مینڈک ہی مینڈک نظر آنے لگے آدمی ٹھوڑی تک مینڈکوں میں بیٹھتا تھا بولنے کے لئے لب کھولے اور مینڈک کود کر منہ میں پہنچا کود کود کر ہانڈیوں اور چولہوں میں جا پڑتے کھانوں کو برباد کر دیتے اور آگ کو بجھا دیتے آدمی سونے کے لئے لیٹتا تو مینڈکیاں اس پر چڑھ جاتیں اور مینڈکوں کا ایک تودہ چن جاتا کہ وہ کروٹ بھی نہ لے سکتا کھانا کھانے کے لئے منہ کھولتا تو لقمہ سے پہلے مینڈک منہ میں کود کر گھس جاتی آٹا گوندھا جاتا تو بکثرت مینڈکیاں اس میں کچل جاتیں غرض ایک عظیم دکھ تھا جو کسی طرح دور نہ ہوتا تھا۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس (رض) کا قول نقل کیا ہے کہ مینڈک پہلے خشکی کا جانور تھا لیکن جب فرعون کی قوم پر اللہ نے ان کو مسلط کیا اور انہوں نے اللہ کے حکم کی تعمیل اس حد تک کی کہ ابلتی ہانڈیوں اور بھڑکتے تنوروں میں گرنے سے بھی تامل نہ کیا تو اللہ نے اس حسن اطاعت کے عوض ان کو پانی کا جانور بنا دیا (اور وہ آرام سے پانی میں رہنے لگے)۔

قبطیوں نے مینڈکوں کے عذاب کا دکھڑا حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے رویا اور کہنے لگے ہم اس مرتبہ (پکی) توبہ کرتے ہیں دوبارہ ایسی حرکتیں نہیں کریں گے۔ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے پختہ عہد و پیمان لے کر بارگاہ الٰہی میں دعا کی اور سات روز کے بعد اللہ نے اس عذاب کو بھی دور کر دیا یہ عذاب بھی سنیچر سے سنیچر تک رہا۔ مصیبت دور ہونے کے بعد وہ لوگ ایک مہینہ تک چین سے رہے“

اسلامی تعلیمات اور بائبل میں تقابل:

یہاں پر بائبل اور اسلامی تعلیمات کچھ ملتے جلتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ان کی ہانڈیوں میں مینڈک کود جاتے تھے اور ان کے کھانوں کو خراب کر دیتے تھے۔ اس کی تفصیل اس آگے بائبل میں مذکور ہے۔

” اور خداوند نے موسیٰ کو فرمایا کہ ہارُون سے کہہ اپنی لاٹھی لے کر اپنا ہاتھ دریاؤں اور نہروں اور جھیلوں پر بڑھا اور مینڈکوں کو مُلکِ مصر پر چڑھا لا۔ چنانچہ جتنا پانی مصر میں تھا اُس پر ہارون نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور مینڈک چڑھ آے اور مُلکِ مصر کو ڈھانک لیا۔ اور جادُوگروں نے بھی اپنے جادُو سے ایسا ہی کیا اور مُلکِ مصر پر مینڈک چڑھا لائے۔“[21]

بائبل کے مطابق موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام سے کہا کہ اپنے لاٹھی کے ذریعے اپنا ہاتھ دریا، نہروں اور جھیلوں پر بڑھا جس کی وجہ سے ملک مصر پر مینڈک چڑھ آئیں گے۔ جبکہ اسلامی تعلیمات میں ہارون علیہ السلام کا واسطہ نہیں ہے۔ بائبل کے مطابق مینڈکوں کے عذاب میں بھی جادوگروں نے مقابلہ کیا لیکن اسلامی تعلیمات میں ایک مرتبہ کے علاوہ جادوگروں کا مقابلہ مذکور نہیں۔

اس سے اگلے عذاب کے بارے میں بائبل میں کچھ اس طرح مذکور ہے۔

جوؤں کی آفت:

تب خداوند نے موسیٰ سے کہا ہارون سے کہہ اپنی لاٹھی بڑھا کر زمین کی گرد کو مار تا کہ وہ تمام مُلک مصر میں جُوئیں بن جائے۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور ہارون نے اپنی لاٹھی لے کر اپنا ہاتھ بڑھایا اور زمین کی گرد کو مارا اور انسان اور حیوان پر جوئیں ہو گئیں اور تمام مُلک مصر میں زمین کی ساری گرد جُوئیں بن گئی۔ اور جادُوگروں نے کوشش کی کہ اپنے جادُو سے جُوئیں پیدا کریں پر نہ کر سکے اور انسان اور حیوان دونوں پر جُوئیں چڑھی رہیں۔[22]

بائبل کے مطابق یہاں بھی جادوگروں نے عذاب کا مقابلہ کیا لیکن انھیں کامیابی نہ ملی۔

مچھروں کی آفت:

مچھروں کے عذاب کے بارے میں بائبل میں کچھ یوں مذکور ہے۔

چنانچہ خداوند نے ایسا ہی کیا اور فرعون کے گھر اور اُس کے نوکروں کے گھروں اور سارے ملک مصر میں مچھروں کے غول کے غول بھر گئے اور اُن مچھروں کے غولوں کے سبب سے ملک کا ناس ہو گیا۔[23]

قرآن اور بائبل میں تقابل:

قرآن میں مچھروں کے عذاب کا کوئی تذکرہ نہیں جبکہ بعض روایات کی بناء پر "قمل" میں مچھر بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بائبل میں اور عذابوں کا بھی ذکر ہے جو کہ اسلامی تعلیمات میں وہ مذکور نہیں۔ بائبل کے مطابق فرعون کی قوم کی سارے چوپائے مر گئے اور بنی اسرائیل کے چوپائے زندہ بچ گئے۔ اس سے اگلا عذاب بائبل میں کچھ یوں بیان ہوا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام بھٹی کی راکھ لے کر فرعون کے سامنے آسمان کی طرف اڑائیں گے جس کی وجہ سے فرعون کے لوگوں اور جانوروں کے جسموں پر پھوڑے نکل آئیں گے اور اسی طرح ہوا۔ لیکن بائبل ہی کے مطابق اس سے پچھلے عذاب میں آل فرعون کے جانور مر گئے تھے۔

بائبل کے مطابق اس سے اگلا عذاب کچھ یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف سے بڑے بڑے اولے برسائے گا۔ جو لوگ اپنے گھروں میں رہیں گے وہ اولوں سے محفوظ رہیں گے اور جو لوگ اور جانور گھروں سے باہر رہ جائیں گے وہ مر جائیں گے۔

جن لوگوں کو خدا کے کلام کا یقین تھا وہ گھروں کے اندر رہیں اور اپنے جانوروں کو بھی اندر بند کر دیا اور باقی لوگوں اور جانوروں پر اولے برسے جن میں آگ بھی تھی اور وہ مر گئے۔

ٹڈیوں کی آفت:

ان عذابوں کے بعد بائبل میں ٹڈیوں کے عذاب کا ذکر ہے جس کا ذکر قرآن میں بھی موجود ہے۔ ٹڈیوں کے عذاب کے بعد بائبل میں تاریکی کے عذاب کے ذکر ہے۔ آل فرعون پر تین دنوں کے لیے ایسی تاریکی چھا گئی کہ وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتے تھے اور نہ کوئی اپنی جگہ سے ہل سکتا تھا جبکہ بنی اسرائیل کے گھروں میں بدستور روشنی تھی۔

ان آفات کے متعلق اسلامی تعلیمات اور بائبل میں تقابل:

اسلامی تعلیمات کے مطابق تفسیر المدارک میں ان عذابوں کی تفصیل کچھ یوں مذکور ہے۔

{فَأَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الطوفان} ما طاف بهم وغلبهم من مطر أو سيل قيل طفا الماء فوق حروتهم وذلك أنهم مطروا ثمانية أيام في ظلمة شديدة لا يرون شمساً ولا قمراً ولا يقدر أحد أن يخرج من داره وقي دخل الماء في بيوت القبط حتى قاموا في الماء إلى تراقيهم فمن جلس غرق ولم يدخل بيوت بني إسرائيل من الماء قطرة أو هو الجدري أو الطاعون {والجراد} فأكلت زروعهم وثمارهم وسقوف بويتهم وثيباهم ولم يدخل بيوت بنى اساريل منها شيء {والقمل} وهى الدبى وهو أولاد الجراد قبل نبات أجنحتها أو البراغيث أو كبار القردان {والضفادع} وكانت تقع فى طعامهم

الأعراف 125 129 وشرابهم حتى إذا تكلم الرجل تقع فيه فيه {والدم} أي الرعاف وقيل مياههم انقلبت دما حتى تغن القبطي والإسرائيلي إذا اجتمعا على إناء فيكون ما يلى الإسرائيلى ماء وما يلى القبطى دما وقيل سال علهيم النيل دما[24]

"(پھر ہم نے ان پر طوفان بھیجا) جس نے ان کو گھیر لیا اور بارش وغیرہ جس نے ان پر غلبہ کر لیا یا سیلا بھیجا جس کے پانی نے ان کے کھیتوں کو ڈبو دیا، آٹھ دن مسلسل بارش ہوتی رہی سخت اندھیرا چھایا رہا۔ دن رات سورج چاند کو نہ دیکھا اور کوئی گھر سے باہر نہ نکل سکا۔ یہ پانی قبطیوں کے گھروں میں داخل ہو گیا۔ یہاں تک کہ پانی ان کے گلے تک پہنچ گیا جو بیٹھتا وہ غرق ہو جاتا۔ بنی سرائیل کے گھروں میں ایک قطرہ بھی داخل نہ ہوا۔ یا اس سے مراد جدری کی بیماری ہے یا ان پر طاعون مسلط ہوا۔ وَالۡجَرَادَ (اور ٹڈیوں نے) ان کی کھیتیاں کھالیں اور ان کے پھل سڑ گئے اور ان کے گھروں کی چھتوں اور کپڑوں کو دیمک نے چاٹ لیا۔ بنی اسرائیل کے گھروں میں سے کسی کے گھر میں ان میں سے کچھ بھی نہ تھا۔ وَالۡقُمَّلَ (جوں یا گھن کا کیڑا) جوئیں یہ ٹڈی کی اولاد ہے۔ اس کے پر نکلنے سے پہلے یا پسو یا بڑے چیچڑ وَالضَّفَادِعَ (مینڈک) ان کے کھانے اور مشروبات میں گرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب کوئی بات کرتا تو چھلانگ لگا کر اس کے منہ میں پہنچ جاتا۔ وَالدَّمَ (خون)

نکسیر دوسرا قول یہ ہے کہ ان کے پانی خون بن گئے۔ یہاں تک کہ قبطی اور بنی اسرائیلی ایک برتن پر جمع ہو جاتے تو بنی اسرائیلی کے سامنے والا پانی اسی طرح رہتا اور قبطی کے سامنے والا خون بن جاتا تیسرا قول یہ ہے کہ نیل سے خون بہنے لگا۔"

اس تفسیر میں عذابوں کی جو تفصیل مذکور ہے وہ بائبل سے مختلف ہے۔ یہاں پر طوفان سے ایک قول کے مطابق بارش مراد ہے جس کا ذکر بائبل میں نہیں۔ بائبل میں تین دن تک سخت اندھیرے کا ذکر ہے لیکن یہاں پر آٹھ دن تک اندھیرے کا ذکر ہے۔ دوسرے قول کے مطابق طوفان سے مراد سیلاب ہے جس کا پانی قبطیوں کے گھروں میں داخل ہو گیا اور انھیں گلے تک ڈبو دیا، جو بیٹھ جاتا وہ پانی میں غرق ہو جاتا۔

قمل کی تفسیر:

"قمل" کی تفسیر میں کچھ اختلاف ہے جو تفسیر قرطبی میں یوں مذکور ہے۔

فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْقُمَّلَ، وَهُوَ صِغَارُ الدَّبَى، قَالَهُ قَتَادَةُ. وَالدَّبَى: الْجَرَادُ قَبْلَ أَنْ يَطِيرَ، الْوَاحِدَةُ دَبَاةٌ. وَأَرْضٌ مَدْبِيَّةٌ إِذَا أَكَلَ الدَّبَى نَبَاتَهَا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْقُمَّلُ السُّوسُ الَّذِي فِي الْحِنْطَةِ. وَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ: الْبَرَاغِيثُ. وَقَالَ الْحَسَنُ: دَوَابُّ سُودٌ صِغَارٌ. وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: الْحَمْنَانُ، وَهُوَ ضَرْبٌ مِنَ الْقُرَادِ، وَاحِدُهَا حَمْنَانَةٌ. فَأَكَلَتْ دَوَابَّهُمْ وَزُرُوعَهُمْ، وَلَزِمَتْ جُلُودَهُمْ كَأَنَّهَا الْجُدَرِيُّ عَلَيْهِمْ،وَمَنَعَهُمُ النَّوْمَ وَالْقَرَارَ. وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ (أَبِي) ثَابِتٍ: الْقُمَّلُ الْجِعْلَانُ . وَالْقُمَّلُ عِنْدَ أَهْلِ اللُّغَةِ ضَرْبٌ مِنَ الْقِرْدَانِ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْأَعْرَابِيُّ الْعَدَوِيُّ: الْقُمَّلُ دَوَابُّ صِغَارٌ مِنْ جِنْسِ الْقِرْدَانِ، إِلَّا أَنَّهَا أَصْغَرُ مِنْهَا، وَاحِدَتُهَا قَمْلَةٌ. قَالَ النَّحَّاسُ: وَلَيْسَ هَذَا بِنَاقِضٍ لِمَا قَالَهُ أَهْلُ التَّفْسِيرِ، لِأَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ كُلُّهَا أُرْسِلَتْ عَلَيْهِمْ، وَهِيَ أَنَّهَا كُلَّهَا تَجْتَمِعُ فِي أَنَّهَا تُؤْذِيهِمْ.[25]

"پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر "القمل" بھیج دیں۔ قتادہؒ کے قول کے مطابق اس سے مراد الدبی ہے اور الدبی سے مراد اڑنے سے پہلے کی ٹڈی ہے۔ اس کی واحد دباۃ ہے۔ جب کوئی کیڑا زمین کی نباتات کھا جائے تو اس زمین کے لیے کہا جاتا ہے: ارض مدبیۃ اور حضرت ابن عباس (رض) نے فرمایا: قمل سے مراد وہ سوس (گھن) ہے جو گندم میں ہوتا۔ ابن زید نے کہا ہے: اس سے مراد براغیث (مچھر) ہے۔ اور حسن نے کہا ہے: یہ چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے کیڑے ہیں۔ ابو عبیدہ نے کہا: اس سے مراد حمنان ہے اور یہ چچڑی کی ایک قسم ہے، اس کا واحد حمنانۃ ہے۔ پس یہ ان کے جانوروں اور ان کی کھیتیوں کو کھا گئی۔ اور ان کی جلد کے ساتھ چمٹ گئی، گویا کہ یہ ان پر چیچک ہے اور اس نے انہیں سونے اور قرار حاصل کرنے سے روک دیا۔ اور حبیب بن ابو ثابت نے کہا ہے: قمل سے مراد جعلان ہے (یعنی سیاہ رنگ کا کیڑا) اور اہل لغت کے نزدیک قمل چیچڑیوں کی ایک قسم ہے۔ ابو الحسن اعرابی عدوی نے کہا ہے: قمل چچڑی کی جنس سے ایک چھوٹا سا کیڑا ہے، لیکن یہ اس سے چھوٹا ہوتا ہے، اس کی واحد قملۃ ہے۔ نحاس نے کہا ہے: یہ اس کے خلاف نہیں ہے جو اہل تفسیر نے کہا ہے، کیونکہ یہ مراد لینا جائز ہے کہ یہ تمام اشیاء ان پر بھیجی گئی ہوں اور یہ تمام انہیں اذیت پہنچانے کے اعتبار سے جمع ہو سکتی ہیں۔"

قرآن نے ان ساری چیزوں کو ایک عذاب شمار کیا ہے جبکہ بائبل نے ان میں سے بعض کو علیحدہ علیحدہ عذاب شمار کیا ہے اور بعض کے تذکرے سے بائبل خاموش ہے۔

حوالہ جات

1 تفسیر القرآن العظیم، اسماعیل بن عمر بن کثیر، ابو الفداء، سورۃ البقرۃ، آیت ۴۹، دار طیبہ للنشر والتوزیع، ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء

Taseer ibne Katheer, Ismail bin Umar bin Katheer, Abul Fida, Surah Al Baqarah, verse: 49, Dar Tayyibah lin Nashre wat tawzee', 1420 A.H, 1999 A.D

2 الفروق اللغویہ، حسن بن عبد اللہ، ابو ہلال، العسکری، ج ۱: ص ۲۸۱، دار العلم والثقافۃ للنشر والتوزیع، القاہرہ، مصر، سطن

AlForooq Allughwiyyah, Hasan bin Abdullah, Abu Hilal, Al Askari, Volume: 1, Page: 281, Darul Ilm wal Saqafah linnashre wattawzee', Cairo, Egypt

3 سورۃ بنی اسرائیل ۱۷: ۱۰۱-۱۰۳

Surah Bani Israel 17: 101-103

4 التفسیر المظہری، محمد ثناء اللہ، المظہری، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۱۰۱، مکتبۃ الرشدیہ، پاکستان، ۱۴۱۲ھ

Tafseer Mazhari, Muhammad Sana Ullah, Surah Bani Israel verse: 101, Maktabah Ar Rasheedia, Pakistan, 1412 A.H.

5 سنن الترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سورہ، ابو عیسیٰ، ابواب تفسیر القرآن، باب و من سورۃ بنی اسرائیل، شرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی، الحلبی، مصر، ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء

6 تفسیر ابن کثیر، سورۃ اسرائیل، آیت ۱۰۱

Sunan Al Termizi, Muhammad bin Isa, Abu Isa, Chapter Surah Bani Israel from Tafseer ul Qur'an, Sharikah wa Matba' Mustafa al Babi, Al Hilbi, Egypt, 1395 A.H, 1975 A.D

7 سورۃ الاعراف ۷: ۱۰۷، ۱۰۸

Surah Al A'raf 7: 107, 108

8 التفسیر المظہری، سورۃ الاعراف، آیت ۱۰۷

Tafseer Mazhari, Surah Al A'raf, Verse: 107

9 تفسیر ابن کثیر، سورۃ الاعراف، آیت ۱۰۷

Tafseer Ibne Katheer, Surah Al A'raf, Verse: 107

10 سورۃ طٰہٰ ۲۰: ۱۷-۲۴

Surah Taha 20, 17-24

11 عہد نامہ عتیق، خروج ۴: ۲-۷

Old testament, Exodus 4: 2-7

12 عہد نامہ عتیق، خروج ۷: ۹

Old testament, Exodus 7:9

13 سورۃ البقرۃ ۲:۶۰

Surah Al Baqarah 2: 60

14 سورۃ الاعراف ۷:۱۱۷

Surah Al A'raf 7: 117

15 سورۃ الشعراء ۲۶:۶۳

Surah Al Shuara' 26: 63

16 سورۃ الاعراف ۷:۱۳۳

Surah Al A'raf 7: 133

17 عہد نامہ عتیق، خروج ۷:۱۷۔۲۵

Old testament, Exodus 7: 17-25

18 الدر المنثور، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین السیوطی، سورۃ الاعراف، آیت ۱۳۳، دار الفکر، بیروت، سطن

Ad Durrul Manthoor, Abdur Rahman bin Abi Bakr, Jalalud Din, Suyooti, Surah Al A'raf, Verse: 133, Darul Fikr, Beirut.

19 عہد نامہ عتیق، خروج ۸:۱۔۴

Old testament, Exodus 8: 1-4

20 التفسیر المظہری، سورۃ الاعراف، آیت ۱۳۳

Tafseer Mazhari, Surah Al A'raf, Verse: 133

21 عہد نامہ عتیق، خروج ۸:۵۔۷

Old testament, Exodus 8: 5-7

22 عہد نامہ عتیق، خروج ۸:۱۶۔۱۸

Old testament, Exodus 8: 16-18

23 عہد نامہ عتیق، خروج ۸:۲۴

Old testament, Exodus 8: 24

24 تفسیر النسفی (مدارک التنزیل وحقائق التاویل)، عبد اللہ بن احمد، ابو البرکات، النسفی، سورۃ الاعراف، آیت ۱۳۳، دار الکلم الطیب، بیروت، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

Tafseer An Nasafi, Abdullah bin Ahmad, Abul Barakat, Surah Al A'raf, verse: 133, Darul Kalimut Tayyeb, Beirut, 1419 A.H, 1998 A.D.

25 تفسیر القرطبی / الجامع لاحکام القرآن، محمد بن احمد، ابو عبد اللہ، شمس الدین، القرطبی، سورۃ الاعراف، آیت ۱۳۳، دار الکتب المصریہ، القاہرہ، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء

Tafseer Al Qurtubi, Muhammad bin Ahmad, Abu Abdullah, Surah Hood, verse: 40, Darul Kutub Al Misriyyah, Cairo, 1438 A.H, 1964 A.D.